میثم قادری

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ساعت سعید و اوقات حمید

رسالہ عجالہ نافع و مفید موسوم بہ

ظل الغمام فی عدم جواز فاتحہ خلف الامام

جسمیں

تمام دلایل جواز قرأۃ فاتحہ خلف الامام جو کتب صحاح وغیرہ سے غیر مقلدین بوقت مناظرہ پیش کیا کرتے تھے ان پر جرح و قدح کرکے بحوالہ کتب اسماء الرجال ضعیف و نہ مقبول ہونا بقاعدہ الجرح مقدم علی التعدیل ثابت کردکھایا ہے۔

قیمت فی جلد صرف چار آنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

اما بعد احقر العباد خادم شریعت ابو المنظور محمد نظام الدین عرف ملتانی حنفی عفی عنہ برادران احناف کی خدمت عالیہ میں ملتمس ہے۔ کہ اس زمانہ میں فرقہ وہابیہ غیر مقلدین عوام الناس اور کم علموں اور مناظرین کو بوقت مناظرہ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ فاتحہ خلف امام کے سوا نماز ہرگز نہیں ہوتی۔ اور جو روایات اس کے عدم جواز میں وارد ہوئی ہیں۔ وہ بالکل ضعیف و نہ مقبول ہیں۔ اور جو رواۃ فاتحہ خلف الامام کی ہیں۔ وہ صحاح ستہ میں ہیں۔ بہت صحیح اور قابل عمل ہیں۔ اور صحاح کی احادیثیں پر کسی نے جرح و قدح نہیں کی۔ اور ہمارے دلایل بہت قوی ہیں۔

لہذا خادم شریعت کو شب و روز یہی خیال رہتا تھا۔ کہ یہ لوگ بلا سوچے سمجھے دعوی بیہودہ کیوں کرتے ہیں۔ خداوند کریم ہمیں توفیق عطا فرما۔ تو کہ ہم ان کے دعوی کو بیخ و بن کرکے عوام الناس کو راستہ مستقیم پر چلائیں۔ اور ان کے دہوکا سے بچائیں۔ خداوند کریم کا

ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ ان ایام میں خادم شریعت کو فرصت بہت کم تھی۔ کیونکہ کتاب
سلطان الفقہ زیر قلم تھی۔ اس اثنا میں بفضل خداوند لایزال ایک مولوی صاحب مسمی
تفضل احمد مولوی فاضل غیر مقلد جو کہ خادم شریعت کا ابتدا میں نہایت درجہ کا دشمن تھا
اور اکثر وقت مخالفت کیا کرتا تھا۔ اسی کو خادم شریعت کا معاون اور رفیق و ہم مذہب
بنا کر یہ رسالہ ظلل الغمام فی عدم جواز فاتحہ خلف الامام اسی کی قلم سے بمشورہ و
معاونت خادم شریعت تالیف کرا کر دار الفنا سے اٹھالیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
اللہ تعالی مولوی ممدوح کو جنت الفردوس عطا فرماوے آمین ثم آمین ۰

نوٹ:۔ ناظرین کو لازم ہے۔ کہ اس رسالہ کو غور سے پڑھ لیں اور یاد کرلیں۔ خادم
شریعت اور مولوی مرحوم مغفور نے نہایت جانفشانی کرکے تمام دلایل صحاح
اور غیر صحاح جو کہ فرقہ وہابیہ دربارہ جواز فاتحہ خلف الامام بوقت مناظرہ پیش کیا کرتے
تھے۔ سب پر جرح و قدح کرکے ان کا ضعف ثابت کردیا ہے۔ اور عدم جواز فاتحہ خلف الامام
کے دلایل کو قابل عمل روز روشن کی طرح واضح کردیا گیا ہے ۰

(۲)

اب کچھ بیان احوال رواۃ احادیث صحاح کا کیا جاتا ہے جو باقرأت فاتحہ پیچھے امام کے ہیں۔

صحیح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا الزہری عن محمود
بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا

صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ۱۲ تیسیر القاری جلد اول صفحہ ۲۶ سطر ۹ قسطلانی جلد ۲ صفحہ ۷۲
اس حدیث کی اسناد میں سفیان بن عیینہ ہے اور وہ مدلس اور خاطی اور متغیر حافظہ ہے جیسا کہ
سفیان بن عیینۃ بن ابی عمران میمون الہلالی ابو محمد الکوفی ثم المکی ثقۃ حافظ فقیہ
امام حجۃ الا انہ تغیر حفظہ باٰخرہ وکان ربما دلس لکن عن الثقات من
رؤس الطبقۃ الثامنۃ وکان اثبت الناس فی عمرو بن دینار مات فی رجب
سنۃ ثمان وتسعین ولہ احدی وتسعون سنۃ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۱۵ سطر ۲۵
سفیان بن عیینۃ الہلالی احد الثقات الاعلام اجمعت الامۃ علی الاحتجاج
بہ وکان یدلس لکن المعہود منہ انہ لا یدلس الا عن ثقۃ وکان قوی الحفظ
وما فی اصحاب الزہری اصغر سنا منہ ومع ہذا فہو من اثبتہم قال احمد بن
حنبل ہو اثبت الناس فی عمرو بن دینار وقال احمد کنت انا وابن المدینی فذکرنا
اثبت من یروی عن الزہری فقال علی سفیان وقلت انا مالک فان
مالکا اقل خطاء وابن عیینۃ یخطی فی نحو من عشرین حدیثا عن الزہری ثم ذکرۃ
ثمانیۃ عشر منہا وقلت ہات ما اخطا فیہ مالک فجاء بحدیثین او ثلثۃ
فرجعت فاذا ما اخطا فیہ سفیان بن عیینۃ اکثر من عشرین حدیثا۔ قال
احمد وعند مالک عن زہری نحو من ثلثمائۃ حدیث وکذا عند ابن عیینۃ
عند نحو الثلثمائۃ۔ وروی محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی عن یحیی بن سعید
القطان قال اشہد ان سفیان بن عیینۃ اختلط سنۃ سبع وتسعین
ومائۃ فمن سمع منہ فیہا فسماعہ لا شیء الخ ۱۲ میزان الاعتدال صفحہ ۳۹۵ سطر ۲ جلد اول مصری
اور نیز اس حدیث کی اسناد میں زہری ہے اور وہ مدلس ہے جیسا کہ ابن شہاب الزہری
ہو محمد بن مسلم ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۲۴۴ سطر ۱۹
محمد بن مسلم الزہری الحافظ الحجۃ کان یدلس فی النادر ۱۲ میزان الاعتدال
اور نخبۃ الفکر میں ہے۔ ثم المردود اما ان یکون لسقط او طعن فالسقط اما ان یکون
من مبادی السند من مصنف او من اخرہ بعد التابعی او غیر ذلک فالاول

(۳)

سفیان مدلس اور خاطی اور متغیر حافظہ

زہری محمد بن مسلم مدلس ہے

المعلق والثانی المرسل والثالث انکان باثنین فصاعدا مع التوالی فھو المعضل والا فالمنقطع ثم السقط قد یکون واضحا او خفیا فالاول یدرک بعدم التلاقی ومن ثم احتیج الی التاریخ والثانی المدلس بصیغة یحتمل اللقی کعن وکذا المرسل الخفی من معاصر لم یلق انتہی۔ اور نیز قسطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے والمدلس لفتح اللام المسند دثلثة۔ احدھا ان یسقط اسم شیخه ویرتقی الی شیخ شیخه او من فوقه فی سند عنه ذالک ۱۲ قسطلانی شرح صحیح بخاری صہ۹ سطر ۷ جلد اول۔ اور نیز قسطلانی میں ہے۔ لان اسباب القدح کما مر مختلفة ومدارھما علی خمسة البدعة او المخالفة او الغلط او جہالة الحال او دعوی الانقطاع بالسند بان یدعی فی راویه انه کان یدلس و یرسل ۱۲ قسطلانی شرح بخاری صہ۱۹ سطر ۲ جلد اول۔

پس جبکہ صاحب نخبة الفکر وغیرہ نے احادیث مدلس اور مرسل کو اقسام مطعون و مردود میں داخل کیا ہے۔ اور حدیث مدلس اس کو کہتے ہیں۔ جو بطور خفی پر اسناد و حدیث سے ایک یا کئی راوی چھوڑ دی جاویں۔ تو اسکی دریافت سوائے حاذق شخص کے نہیں ہوتی۔ جیسا کہ راوی اپنی شیخ سے ہمعصر نہیں ہے اور کہدیا عن فلاں وغیرہ اور یہ تب معلوم ہو۔ مگر ساتھ موت اور مولد اور مسکن اور سن اور عمر اور موت راوی اور شیخ اسکی کے۔ اور معنی تدلیس کے فی اللغۃ فریب دینا ہے۔ اور اصطلاح محدثین میں راوی اپنے شیخ کا نام نہ لیوے۔ اور اوپر کے شخص کا نام لیکر مخفی طور پر کہدیوے عن فلاں۔ پس یہ گویا ایک فریب ہے اور جس شخص کو محدثین نے صاحب تدلیس فرمایا ہے اوسکی احادیث پر عمل کرنے میں گفتگو ہے کیونکہ حال اس شخص کا جو چھوڑ دیا گیا ہے معلوم نہیں۔ اسی واسطے شرح نخبة الفکر جو خود مصنف نے تصنیف کی ہے کہا ہے۔ اور عبارت اسکی یہ ہے۔ وحکم من اثبت عند اللہ لیس اذا کان عدلا ان لا یقبل منه الا ما صرح فیه الحدیث علی الاصح ۱۲۔ انتہی عبارت شرح نخبة الفکر صہ ۱۷۔ اور یہی حال ہے حدیث مرسل کا۔ اور مرسل وہ ہے۔ جو آخر اسناد سے تابعی یا صحابہ سے ایک شخص یا چند شخص چھوڑ دی جاویں۔ اور شرح نخبة الفکر میں ہے۔ وانما

ذکر ای المرسل فی قسم المردود للجہل بحال الراوی المحذوف لانه یحتمل ان یکون صحابیا ویحتمل ان یکون تابعیا لعدم تقیید بھم بالروایة عن الثقات وعلی الثانی ای علی تقدیر کونه ثقة یحتمل ان یکون حمل عن صحابی ویحمل ان یکون تابعی آخر وعلی الثانی فیعود الاحتمال السابق ویتعدد ای یرتقی الاحتمل اما بالتجویز العقلی فالی ما لا نہایة له واما بالاستقراء فالی ستة او سبعة وھو اکثر ما وجد من روایة بعض التوابعین عن بعض ھذا ای کون المرسل حدیثا ضعیفا مردودا لا یحتج عند جماہیر المحدثین وکذا عند الشافعی وکثیر من الفقہا و اصحاب الاصول ومالک فی المشہور عنه انه صحیح وابو حنیفه وطائفة من اصحابھما وغیرھم من ائمة العلما کاحمد فی المشہور عنه انه احتج به الخ شرح نخبة الفکر صفحہ ۲۸ و ۲۹۔ اور ایک جواب اسکا یہ ہے۔ کہ فاتحہ مقتدی کا امام سے ثابت ہے۔ اگر خود بھی پڑھی۔ تو دو فاتحہ اسکی ہوئی۔

اب صحیح مسلم کی احادیث کے راویوں کا حال جو بابت قرأت فاتحہ خلف الامام کے ہیں

صحیح مسلم حدیث اول

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق ابراھیم جمیعا عن سفیان قال ابوبکر ثنا سفیان بن عیینه عن الزھری عن محمود بن ربیع عن عبادة بن الصامت تبلغ به النبی صلی اللہ علیه وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب ۱۲ مسلم صفحہ ۱۶۹ سطر ۱۴۔ ایک جواب اسکا یہ ہے۔ کہ فاتحہ واسطے مقتدی کی امام سے ثابت ہے۔ پھر اگر مقتدی آپ بھی پڑھے تو اسکی دو فاتحہ ہوئی۔ اور یہ دو فاتحہ کا ہونا حکم شرع میں نہیں ہے۔ اور یہ جواب کل حدیثوں میں ہے۔ اور نیز اس حدیث میں عمرو الناقد ہے اور وہ ضعیف و واہم وغیرہ ہے۔ جیسے کہ عمرو بن محمد بن بکیر الناقد ابو عثمان البغدادی نزل الرقة ثقة حافظ۔ وھم حدیث من العاشرة

مات سنة اثنين وثلثين ١٢ تقريب التهذيب صفحہ ٢٨٨ - سطر ٢ -

عمرو بن محمد الناقد من ائمة الحديث لقى عبد العزيز بن ابى حازم وطبقته وقال احمد يتحرى الصدق وقال ابو داؤد وغيره ثقة وقال ابن معين وقيل له ان خلقا يقع فى عمرو الناقد فقال ما هو من اهل الكتاب ١٢ ميزان الاعتدال صفحہ ٢٧ سطر ١٤ - اور نیز اس حدیث کی اسناد میں سفیان بن عیینہ ہے اور وہ مدلس اور متغیر حافظ اور خاطی ہے جیسا کہ حدیث بخاری میں بیان کیا گیا ہے - اور نیز اس حدیث کے اسناد میں زہری ہے اور وہ مدلس ہے - جو حدیث بخاری میں گذر چکا ہے بیان اسکا -

مسلم حدیث دوم دربیان فاتحہ خلف الامام

(٦)

حدثنى ابو الطاهر قال نا ابن وهب عن يونس - حديث وحدثنى عن حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى محمود بن الربيع عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة لمن لم يقرأ بام القرآن ١٢ - مسلم صفحہ ١٦٩ - سطر ١٥ - اس حدیث کی اسناد میں ابن وہب ہے اور وہ مجہول ہے - جیسا کہ ابن وهب بن منبه مجهول من السادسة ١٢ تقریب التہذیب صفحہ ٥٢٤ سطر ١٤ - ابن وهب بن منبه عن ابيه لا يعرف وعنه ابو بكر بن عياش فبنو وهب عبد الله وعبد الرحمن وايوب ليسوا بالمشهورين ١٢ ميزان الاعتدال - اور نیز اس حدیث کی اسناد میں یونس واقع ہے - اور وہ ضعیف اور خاطی و واہم ہے - جیسا کہ يونس بن يزيد بن ابى النجاد الايلى بفتح الهمزة وسكون التحتانية بعدها لام ابو يزيد مولى آل ابى سفيان ثقة الا ان فى روايته عن الزهرى وهما قليلا وفى غير الزهرى خطاء من كبار السابعة مات سنة تسع وخمسين على الصحيح وقيل سنة ستين ١٢ - تقریب التہذیب صفحہ ٤٠٦ سطر ١٣ - يونس بن يزيد الايلى صاحب الزهرى ثقة حجة شذ ابن سعد فى قوله ليس بحجة وقال وكيع سيئ الحفظ

وكذا استنكر له احمد بن حنبل احاديث وقال اثرم ضعف احمد امر يونس ١٢ ميزان الاعتدال صفحہ ٣٤٩ سطر ٢٥ مصری - اور شیخ الاسلام شرح صحیح بخاری میں جو تیسیر القاری کے حاشیہ پر ہے صفحہ ١١٠ جلد میں اس کا بیان ہے - اور عشرہ مبشرہ صفحہ ٨٤ میں بھی ہے - اور نیز اس حدیث کی اسناد میں ابن شہاب زہری ہے اور وہ مدلس ہے جیسا کہ ابن شهاب الزهرى وهو محمد بن مسلم ١٢ تقريب التهذيب صفحہ ٤٤٧ سطر ١٩ - محمد بن مسلم الزهرى الحافظ الحجة كان يدلس فى النادر ١٢ ميزان الاعتدال

حدیث مسلم (٣) بیان فاتحہ خلف الامام

(٧)

حدثنا الحسن بن على الحلوانى قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابى عن صالح عن ابن شهاب ان محمود بن ربيع الذى مج رسول الله صلى الله عليه وسلم فى وجهه من بئرهم اخبره ان عبادة بن الصامت اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلوٰة لمن لم يقرأ بام القرآن و حدثنا اسحٰق بن ابراهيم وعبد بن حميد قالا اخبرنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى بهذا الاسناد مثله وزاد فصاعدا ١٢ مسلم صفحہ ١٦٩ سطر ١٧ - اس حدیث کی اسناد میں ابن شہاب الزہری ہے - اور وہ مدلس ہے - جیسا کہ اوپر گذر چکا - اور نیز اس حدیث کے اسناد میں عبد الرزاق ہے - اور وہ رافضی متعصب وضعیف وغیرہ ہے - جیسا کہ عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى مولاهم ابو بكر الصنعانى ثقة حافظ مصنف شهير عمى فى آخر عمره فتغير وكان يتشيع من التاسعة مات سنة احدى عشرة وله خمس وثمانون ١٢ تقريب التهذيب صفحہ ٢٤٤ سطر اول - عبد الرزاق بن همام بن نافع الامام ابو بكر الحميرى مولاهم الصنعانى احد الاعلام الثقات ولد سنة ستة وعشرين ومائة وطلب العلم وهو ابن عشرين سنة فقال جالست مع معمر بن راشد سبع سنين وقدم الشام بتجارة فحج وسمع عن ابن جريج وعبد الله بن عمر

ابن شہاب الزہری مدلس ہے اور عبد الرزاق وہ رافضی ومتعصب

وعبد الله بن سعيد ابی هند وثور بن يزيد والاوزاعی وخلق وكتب شيئاً كثيرة و صنف الجامع الكبير وهو خزانة العلم ورحل الناس اليه احمد واسحق ويحيی و الذهلی والرمادی وعبد وقال ابو زرعة الدمشقی قلت لاحمد بن حنبل كان عبد الرزاق يحفظ حديث معمر قال نعم فمن اثبت فی ابن جريج عبد الرزاق او البرسانی قال عبد الرزاق قال الی اتينا عبد الرزاق قبل المائتين وهو صحيح البصر ومن سمع منه بعد ما ذهب بصره فهو ضعيف السماع وقال هشام بن يوسف كان عبد الرزاق حين قدم ابن جريج اليمن ثمان عشرة سنة وقال الاثرم سمعت ابا عبد الله يسأل عن حديث النار جبار فقال هذا باطل من يحدث به عن عبد الرزاق قلت حدثنی احمد بن شبويه قال هؤلاء سمعوا منه بعد ما عمی كان يلقن فيلقنه وليس هو فی كتبه وقد اسند واعنه احاديث مناكير وقال ابن عدی حديث باحاديث فی الفضائل لم يوافقه عليها احد ومثالب لغيرهم مناكير ونسبوه الی التشيع و قال الدارقطنی ثقة لكنه يخطی علی معمر فی احاديث وقال عبد الله بن احمد سمعت يحيی يقول رايت عبد الرزاق بمكة يحدث فقلت له هذه الاحاديث سمعتها قال بعضها سمعتها وبعضها عرضاً وبعضها ذكره وكل سماع ثم قال يحيی ما كتبته عنه من غير كتبه سوی حديث واحد وقال البخاری ما حدث عنه عبد الرزاق من كتابه فهو اصح وقال محمد بن ابی بكر المقدمی فقدت عبد الرزاق ما افسد جعفر بن سليمان وغيره ابو زرعة عبيد الله حدثنا عبد الله المسندی قال ودعت ابن عيينة قلت اتريد عبد الرزاق قال اخاف ان يكون من الذين ضل سعيهم فی الحيوة الدنيا عبد الله ابن احمد سألت يفرط فی التشيع قال اما انا فلم اسمع منه فی هذا شيئاً ولكن كان رجلا يعجبه اخبار الناس العقيلی حدثنی احمد بن زكريا الخضرمی ثنا محمد بن اسحق بن يزيد البصری سمعت مخلد الشعيری يقول كنت عند عبد الرزاق فذكر رجل معوية

رضی الله عنه فقال لا تقذر مجلسنا بذكر ولد ابی سفيان محمد بن عثمان الثقفی البصری قال لما قدم العباس بن عبد العظيم من صنعا من عند عبد الرزاق ورحلت اليه واقمت عنده والله الذی لا اله الا هو ان عبد الرزاق كذاب والواقدی اصدق منه قلت هذا ما وافق العباس عليه مسلم بل سائر الحفاظ وائمة العلم يحتجون به الا فی تلك المناكير المعدودة فی سعة ما روی العقيلی سمعت علی بن عبد الله بن المبارك الصنعانی يقول كان زيد بن المبارك لزم عبد الرزاق فاكثر عنه ثم خرق كتبه ولزم محمد بن ثور فقيل له فی ذلك فقال كنا عند عبد الرزاق فحدثنا بحديث ابن الحدثان فلما قرأ قول عمر لعلی والعباس فجئت انت تطلب ميراثك من ابن اخيك وجاء هذا يطلب ميراث امرأته من ابيها قال عبد الرزاق انظر الی هذا الانوك يقول تطلب من ابن اخيك من ابيها لا يقول رسول الله صلی الله عليه وسلم قال زيد بن المبارك قمت فلم اعد اليه ولا اروی عنه قلت فی هذه الحكاية ارسال الله اعلم بصحتها ولا اعتراض علی الفاروق رضی الله تعالی عنه فيها فانه تكلم بلسان قسمة التركات جعفر بن ابی عثمان الطيالسی سمعت ابن معين يقول سمعت من عبد الرزاق كلاما يوما فاستدللت به علی تشيعه فقلت ان استاذيك الذين اخذت عنهم كلهم اصحاب سنة معمر ومالك وابن جريج وسفيان والاوزاعی فعمن اخذت هذا المذهب فقال قدم علينا جعفر بن سليمان الضبعی فرأيته فاضلا حسن الهدی فاخذت هذا عنه وقال احمد بن ابی خيثمة سألت ابن معين وقيل له ان احمد يقول ان عبيد الله بن موسی يرد حديثه للتشيع فقال كان والله الذی لا اله الا هو عبد الرزاق اعلی فی ذلك منه عبيد الله مائة ضعف ولقد سمعت من عبد الرزاق اضعاف ما سمعت من عبيد الله وقال سلمة بن شبيب سمعت عبد الرزاق يقول والله ما انشرح صدری قط ان افضل عليا علی ابی بكر وعمر

وقال احمد بن الازہر سمعت عبد الرزاق یقول افضل الشیخین بتفضیل علی
ایاھما علی نفسہ ولو لم یفضلھما لما فضلھما کفی بی ازراء ان احب علیا
ثم اخالف قولہ وقال محمد بن ابی السری قلت لعبد الرزاق ما رایک فی التفضیل
فلم یخبرنی ثم کان سفیان یقول ابوبکر و عمر ویسکت وکان مالک یقول ابوبکر
وعمر ویسکت و قال ابو صالح محمد بن اسمعیل الضراری بلغنا ونحن بصنعا
عند عبد الرزاق او کروہ فدخلنا فی ذلک غم شدید وقلنا قد اتقتنا ورحلنا
وتعبنا ثم خرجت مع الحجیج الی مکۃ فلقیت بھا یحیی فسألتہ فقال یا ابا صالح
لو ارتد عبد الرزاق عن الاسلام ما ترکنا حدیثہ احمد بن الازہر سمعت
عبد الرزاق یقول صار معمر بلیلجۃ فی فمی محمد بن سہل عسکر ثنا عبد الرزاق
قال ذکر الثوری عن ابی اسحق عن زید بن تبیع عن حذیفۃ قال رسول اللہ صلعم
ان ولوا علیا فھادیا مھدیا فقیل لعبد الرزاق سمعتہ من الثوری قال ثنا النعمان
بن ابی شیبۃ ویحیی بن العلاء عنہ النعمان فیہ جہالۃ ویحیی ھالک ولکن احمد
فی مسندہ عن شاذان عن عبد الحمید الفزاری عن اسرائیل عن ابی اسحق
ورواہ زید بن الحباب عن فضیل بن مرزوق عن ابی اسحق وروی من وجہ
آخر عن ابی اسحق فھو محفوظ عنہ وزید شیخہ وما علمت فیہ جرحا والخبر
فمنکر وقال الامام ابوبکر عمرو بن الصلاح عقیب قول احمد من سمع بن
عبد الرزاق بعد العمی لا شیء وجدت احادیث رواھا الطبرانی عن الزہری
عن عبد الرزاق استنکرتھا فاحلت امرھا علی ذالک قلت اوھی ما اتا بہ
حدیث احمد بن الازہر وھو ثقۃ ان عبد الرزاق حدثہ خلوۃ عن حفظہ
انا معمر عن الزہری عن عبید اللہ عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نظر الی علی فقال انت سید فی الدنیا سید فی الآخرۃ من حبک
فقد احبنی ومن ابغضک فقد ابغضنی قلت مع کونہ لیس بصحیح فمعناہ صحیح
سوی آخرہ ففی النفس منھا وما اکتفی بھا حتی زاد وحبیبک حبیب اللہ

وبغیضک بغیض اللہ والویل لمن ابغضک قالویل لمن ابغضہ ھذا لاریب فیہ
بل الویل لمن یبغض بہ ما وغض من رتبتہ ولم یحبہ کحب نظرائہ اھل الشوری
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین وابوبکر بن زنجویہ سمعت عبد الرزاق یقول الرافضی
کافر ابو الصلت الہروی وھو لا ثقۃ نا عبد الرزاق انا معمر عن ابن نجیح عن
مجاھد عن ابن عباس قالت فاطمۃ علیہا السلام یا رسول اللہ زوجنی عائلا
لا مال لہ قال اما ترضین ان اللہ اطلع الی اھل الارض فاختار منھم رجلین
فجعل احدھما اباک والآخر بعلک ابن عدی ثنا الحسن بن سفیان ثنا ابن
راھویہ ثنا عبد الرزاق عن ابی عنیہ عن علی بن یزید بن جدعان عن
ابی سعید مرفوعا اذا رایتم معاویۃ علی منبری فاقتلوہ قال وثنا محمد بن
سعید بن معاویۃ بنصیبین ثنا سلیمان بن ایوب الصریفی ثنا ابن عیینہ و
ثناہ محمد بن العباس الدمشقی عن عمار بن رجاء عن ابن المدینی عن سفیان
وثناہ محمد بن ابراھیم الاصبہانی ثنا محمد بن الفرات ثنا عبد الرزاق عن
جعفر بن سلیمان عن ابی جدعان نحوہ ابوبکر بن المقری ثنا المفضل الجندی
سمعت مسلمۃ بن شبیب یقول سمعت عبد الرزاق یقول اخزی سلوۃ لا
ینفق الا بعد الکبر والضعف حتی اذا بلغ احدھم مائۃ سنۃ کتب عنہ
فاما ان یقال کذاب فیبطلون علمہ واما ان یقال مبتدع فیبطلون عملہ فما
اقل من ینجو من ذالک وقال احمد بن صالح قلت لاحمد بن حنبل رایت احسن
من عبد الرزاق قال لا مات عبد الرزاق فی شوال سنۃ احدی عشرۃ وما
ئتین ۱۲۔ میزان الاعتدال

مسلم حدیث (۴) دربیان قرأت فاتحہ خلف الامام

حدثنا اسحق بن ابراھیم الحنظلی انا سفیان عن العلاء بن عبد الرحمن عن
ابیہ عن ابی ھریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوۃ لم یقرأ

فيها بام القرآن فهي خداج ثلاثا غير تمام فقيل لابي هريرة انا نكون وراء الامام
فقال اقرأ بها في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
قال الله تعالى قسمت الصلوة بيني وبين عبدي نصفين ولعبدي ما سأل فاذا
قال العبد الحمد لله رب العالمين قال الله تعالى حمدني عبدي واذا قال الرحمن الرحيم
قال الله عز وجل اثنى علي عبدي فاذا قال مالك يوم الدين قال الله تعالى
مجدني عبدي وقال مرة فوض الي عبدي فاذا قال اياك نعبد واياك نستعين
قال الله تعالى هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقيم
صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال الله عز و
جل هذا لعبدي ولعبدي ما سأل. قال سفيان حدثني به العلاء بن عبد الرحمن
بن يعقوب دخلت عليه وهو مريض في بيته فسألته انا عنه ۱۲ مسلم صفحہ ۱۶۹

(۱۲) اس حدیث کی اسناد میں اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی ہے اور وہ متغیر حافظہ ہے جیسا
اسحٰق بن ابراهيم بن مخلد الحنظلي ابو محمد بن راهويه المروزي ثقة حافظ مجتهد قرين
احمد بن حنبل ذكر ابو داود انه تغير قبل موته بيسير مات سنة ثمان و
ثلثين وله اثنان وسبعون ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۲۷ سطر ۱۴ اور نیز اس
حدیث کی اسناد میں سفیان بن عیینہ ہے اور وہ مدلس اور متغیر حافظہ اور خاطی اور مختلط
ہے جیسا کہ سفيان بن عيينة بن ابي عمران ميمون الهلالي ابو محمد الكوفي
ثم المكي ثقة حافظ فقيه امام حجة الا انه تغير حفظه بآخره وكان
ربما دلس لكن عن الثقات من رؤس الطبقة الثامنة وكان اثبت الناس
في عمرو بن دينار مات في رجب سنة ثمان وتسعين وله احدى و
تسعون سنة ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۱۵۱ سطر ۲ سفيان بن عيينة الهلالي
احد الثقات الاعلام اجمعت الامة على الاحتجاج به وكان يدلس
لكن المعهود منه انه لا يدلس الا عن ثقة وكان قوي الحفظ
وما في اصحاب الزهري اصغر سنا منه ومع هذا فهو من اثبتهم قال

احمد بن حنبل هو اثبت الناس في عمرو بن دينار وقال احمد كنت انا وابن المديني
فذكرنا اثبت من يروي عن الزهري فقال علي سفيان بن عيينة وقلت انا
مالك فان مالكا اقل خطأ ابن عيينة يخطي في نحو عشرين حديثا عن
الزهري ثم ذكرت ثمانية عشر منها وقلت هات ما اخطأ فيه مالك فجاء
بحديثين او ثلثة فرجعت فاذا ما اخطأ فيه سفيان بن عيينة اكثر من
عشرين حديثا قال احمد وعند مالك عن الزهري نحو من ثلثمائة حديث
وكذا عند ابن عيينة عنه نحو ثلثمائة وروى محمد بن عبد الله بن عمار الموصلي
عن يحيى بن سعيد القطان قال اشهد ان سفيان بن عيينة اختلط سنة
سبع وتسعين ومائة فمن سمع منه فيها فسماعه لا شيء الخ ميزان الاعتدال

(۱۳) اور نیز اس حدیث کی اسناد میں علاء بن عبد الرحمن ہے اور وہ
ضعیف ولیس بالقوی ولیس بحجة وغیرہ اس کے حق میں لکھا ہے جیسا کہ:۔ علاء
بن عبد الرحمن بن يعقوب المدني مولى الحرقة صدوق مشهور يروي عن
ابيه وعن انس وعنه مالك والناس قال احمد ثقة لم اسمع من يذكره
بسوء وقال غير ليس به باس وقال يحيى بن معين ليس حديثه بحجة وقال
ابن عدي ليس بالقوي وروى عباس عن يحيى وسئل عن العلاء وسهيل فلم
يقو امرهما وقال عثمان بن سعيد سألت يحيى عن العلاء عن ابيه كيف
حديثهما قال ليس به بأس قلت هو احب اليك او سعيد المقبري قال
سعيد اوثق والعلاء ضعيف الخ ميزان الاعتدال
اور اسی علا کے بیان میں آگیا ہے۔ کہ اوسکا باپ بھی ضعیف ہے ۱۲۔

اسناد اس حدیث کی میں علاء بن عبدالرحمن ضعیف ہے قوی نہیں

حدیث مسلم (۵) دربیان قرأت فاتحہ خلف الامام

حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس عن العلاء بن عبد الرحمن انه سمع ابا
السائب مولى هشام بن زهرة يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلعم

حدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی العلاء بن
عبد الرحمٰن بن یعقوب ان ابا السائب مولی بنی عبد اللہ بنی ہشام بن زہرہ
اخبرہ سمع ابا ہریرہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ
فلم یقرأ فیہا بام القرآن بمثل حدیث سفیان و فی حدیثہما قال اللہ عز وجل
قسمت الصلوٰۃ بینی و بین عبدی نصفین و نصفہا لعبدی ۱۲ مسلم صفحہ ۱۷۰
سطر ۴۔ اس حدیث کی اسناد میں علا بن عبد الرحمٰن ہے اور وہ ضعیف و خاطی و منکر الحدیث وغیرہ
ہے۔ جیسا کہ علا بن عبد الرحمٰن بن یعقوب المدنی مولی الحرقۃ صدوق مشہور
یروی عن ابیہ و عن انس و عنہ مالک والناس قال احمد ثقۃ لم اسمع من یذکرہ
بسوء و قال النسائی و غیرہ لیس بہ باس و قال یحیی بن معین لیس حدیثہ بحجۃ
و قال ابن عدی لیس بالقوی و روی عن یحیی و سئل عن العلاء و سہیل فلم یقوّہما
قال عثمان بن سعید سئلت یحیی عن العلاء و عن ابیہ کیف حدیثہما قال لیس بہ
باس قلت ہو احب الیک او سعید المقبری قال سعید اوثق والعلاء ضعیف ۱۲
میزان الاعتدال۔ حرف باب عین ۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں ابن جریج ہے
اور وہ مدلس و مرسل و وضاع ۹۰ نکاح متعہ کی اوسنے کئے ہیں اور متعصب ہے اور
احادیث موضوعہ بیان کرتا تھا۔ جیسا کہ ابن جریج الفقیہ ہو عبد الملک بن عبد
العزیز بن جریج ۱۲۔ تقریب التہذیب صفحہ ۴۴ سطر ۲ عبد الملک بن عبد العزیز
بن جریج الاموی مولاہم المکی ثقۃ فقیہ فاضل کان یدلس و یرسل من السادسۃ
مات سنۃ خمسین او بعدہا و قد جاوز السبعین و قیل جاوز المائۃ
ولم یثبت ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۴۷۶ سطر ۲۔ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج
ابو خالد المکی احد الاعلام الثقات یدلس و ہو فی نفسہ مجمع علی ثقۃ مع
کونہ قد تزوج نحو من تسعین امرأۃ نکاح المتعۃ کان یری الرخصۃ فی ذالک
و کان فقیہ اہل المکۃ فی زمانہ قال عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال ابی ہذہ
الاحادیث التی کان یرسلہا ابن جریج احادیث موضوعۃ کان ابن جریج لا یبالی

ف۔ اور اس حدیث کی اسناد میں بھی علا بن عبد الرحمٰن جو کہ ضعیف خاطی و منکر ہے

(۱۴)

ف۔ اس حدیث کے اسناد میں ابن جریج ہے وہ مدلس و حدیث موضوعہ بنانیوالا اور متعہ کے جائز کرنیوالا ہے اور سخت متعصب

من ابی یاخذہا یعنی قولہ اخبرت و حدثت عن فلاں ۱۲ میزان الاعتدال
۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں عبد الرزاق ہے۔ اور وہ رافضی مذہب اور
متغیر حافظہ جیسا کہ۔ عبد الرزاق ابن ہمام بن نافع الحمیری مولاہم ابو بکر
الصنعانی ثقۃ حافظ مصنف شہیر عمی فی آخر عمرہ فتغیر و کان یتشیع
من التاسعۃ مات سنۃ احدی عشرۃ ولہ خمس و ثمانون ۱۲ تقریب التہذیب
صفحہ ۲۴۰ سطر ۱۔ اور میزان الاعتدال میں بحث حرف عین ۔ ۔ ۔ ۔ بہت
طول طویل صفت عبد الرزاق کی لکہی ہے کہ وہ رافضی متعصب اور وضاع اور ضعیف و
کذاب وغیرہ ہے۔ جیسا کہ بیان اسکا حدیث سوم صحیح مسلم میں گذر چکا ہے۔ اور نیز اس
حدیث کی اسناد میں قتیبہ بن ہے اور وہ مجہول ہے جیسا کہ قتیبہ بن سعید التمیمی
لا الثقفی شیخ یروی یحیی بن ابی شیبۃ لا یدری منہ ۱۲ میزان الاعتدال

ف۔ اور اس حدیث کے اسناد میں عبد الرزاق ہے جو کہ رافضی اور حافظہ خراب رکہتا ہے

حدیث مسلم (۶) دربیان قرأت فاتحہ خلف الامام

حدثنی احمد بن جعفر المعقری قال نا النضر بن محمد قال نا ابو اویس قال اخبرنی
العلاء قال سمعت عن ابی و من ابی السائب و کانا جلیسی ابی ہریرہؓ قالا
قال ابو ہریرہؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ لم
یقرأ فیہا بفاتحۃ الکتاب فہی خداج یقولہا ثلاثا بمثل حدیثہم ۱۲ مسلم
صفحہ ۱۷۰ سطر ۸۔ اس حدیث کی اسناد میں ابو اویس ہے۔ اور وہ ضعیف و واہی و لیس بالقوی
و لیس بحجۃ وغیرہ ہیں۔ جیسا کہ ابو اویس الاصبحی عبد اللہ بن عبد اللہ اویس ۱۲
تقریب التہذیب صفحہ ۴۰۸ سطر ۲۲۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس بن مالک بن
ابی عامر الاصبحی ابو اویس المدنی قریب مالک و صہرہ صدوق یہم من
السابعۃ مات سنۃ سبع و تسعین ۱۲۔ تقریب التہذیب صفحہ ۲۰۴ سطر ۸۔
عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی عامر ابو اویس المدنی عن الزہری وغیرہ و عنہ
ابنہ اسمعیل بن ابی اویس۔ قال احمد و یحیی ضعیف الحدیث و قال یحیی مرۃ

(۱۵)

ف۔ یہ حدیث بھی قابل عمل نہیں کیونکہ اس کے اسناد میں ابو اویس ہے جو کہ ضعیف اور قابل حجت نہیں۔

بثقة وقال مرة لاباس بہ وقال مرۃ صدوق ولیس بحجۃ وقال احمد ایضاً لیس بہ باس وقال ابن المدینی کان عند اصحابنا ضعیفا وقال النسائی وغیرہ لیس بالقوی وقال ابوداؤد صالح الحدیث وقال ابن معین ایضاً ھو مثل فلیح فی حدیثہ ضعف وھو دون الدراوردی ولیس بحجۃ ۱۲ میزان الاعتدال

اور نیز اس حدیث کی اسناد میں علاء بن عبد الرحمن ہے اور وہ ضعیف و خاطی و منکر ولیس بحجۃ وغیرہ ہے۔ جیسا کہ حدیث پنجم مسلم میں گذر چکا ہے بیان اسکا اور اسکے باب بھی ضعف اسی کے بیان میں آچکا ہے۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں نضر بن محمد ہے اور وہ مرجیہ فرقہ اور واہم ہے جیسا کہ النضر بن محمد المروزی مولی بنی عامر قریش ابومحمد وابوعبد اللہ صدوق ربما یھم ورمی بالارجاء من الثامنۃ مات سنۃ ثلث وثمانین ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۳۷۴ سطر ۱۳۔

حدیث مسلم (۷) دربیان فاتحہ خلف الامام

(۱۶)

حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابواسامۃ عن حبیب بن شہید قال سمعت عطا یحدث عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلعم قال صلوۃ الا بقرائۃ قال ابوھریرۃ رض فما اعلن رسول اللہ علیہ وسلم اعلناہ لکم وما اخفاہ اخفیناہ لکم ۱۲ مسلم صفحہ ۱۷۰ سطر ۹۔ اس حدیث میں فاتحہ پس امام کا بیان نہیں ہے۔ جو الفاظ حدیث کے یہ ہیں۔ لا صلوۃ الا بقرائۃ بلکہ اس حدیث سے عدم وجوب فاتحہ کا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ آیات قرآنی میں ہے قولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔ قولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر منہ۔ پس اس حدیث میں بابت فاتحہ خلف امام کی کچھ بحث نہیں۔ بلکہ قائل وجوب فاتحہ خلف امام والے اس کا جواب دیویں ۱۲۔

بیان رواۃ احادیث ترمذی دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا ھناد نا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن اسحق عن مکحول عن محمود

بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی واللہ قال لا تفعلوا الا بام القرآن فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بھا وروی ھذا الحدیث الزھری عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ۱۲ ترمذی صفحہ ۴۳۔ اس حدیث کی اسناد زہری ہے اور وہ مدلس ہے جیسا کہ۔ ابن شہاب الزھری ھو محمد بن مسلم ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۴۷ سطر ۱۹۔ وایضاً تقریب التہذیب صفحہ ۳۳۷ سطر ۲۰۔ محمد بن مسلم الزھری الحافظ الحجۃ کان یدلس فی النادر ۱۲ میزان الاعتدال

اور نیز اس حدیث کی اسناد میں محمود بن الربیع ہے۔ اور وہ کاذب و مجہول ہے جیسا کہ۔ محمود بن الربیع الجرجانی عن سفیان الثوری .... میزان الاعتدال ...... اور نیز اس حدیث کی اسناد میں مکحول جو واقع ہے۔ وہ قدریہ فرقہ سے اور وہ ضعیف اور مدلس اور مرسل ہے۔ جیسا کہ میزان الاعتدال میں مذکور ہے۔

بیان رواۃ احادیث ابوداؤد دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

(۱۷)

حدثنا ابوالولید الطیالسی نا ھمام عن قتادۃ عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال امرنا ان نقرأ بفاتحۃ الکتاب وما تیسر ۱۲۔ ابوداؤد صفحہ ۱۱۹ سطر ۱۲۔ جلد اول۔ اس حدیث میں پڑھنا فاتحہ اور کچھ قرآن کا جو آسان ہو معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ مخالف ہے دعوی مدعیان قرأت فاتحہ خلف امام کا۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں ابونضرہ ہے اور وہ ضعیف و خاطی وغیرہ ہے جیسا کہ ابونضرۃ العبدی ھو المنذر بن مالک بن قطعیہ تقریب التہذیب صفحہ ۴۱۴ سطر ۹۔ المنذر بن مالک بن قطعۃ بضم قاف وفتح المہملۃ العبدی العوقی بفتح المہملۃ والواو ثم القاف البصری ابونضرۃ بنون ومعجمۃ ساکنۃ مشہور بکنیتہ ثقۃ الخ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۴۴۲ سطر ۲۔ المنذر بن مالک ابونضرۃ العبدی البصری من الثقات التابعین وثقہ یحیی بن معین وجماعۃ و

قال ابن سعد ثقة ولیس کل ا۔ یحتج بہ واوردہ العقیلی فی الضعفاء وما ذکر شیئا یدل علی لینہ وکذا ذکرہ صاحب الکامل ولم یذکر شیئا اکثر من انہ کان عریفا لقولہ ولکن ما احتج بہ البخاری توفی سنۃ ثمان ومائۃ وقد یروی عن علی وابی موسی شیئا یسیرا وروی عن عمران بن حصین وابی ھریرۃ و اکثر عن ابی سعید وعنہ الجریری وسعید بن ابی عروبۃ والقاسم الحدانی وجماعۃ وھو بکنیتہ اشھر وقال ابن حبان فی الثقات کان ممن یخطی ۱۲ میزان الاعتدال

حدیث ابوداؤد ۔ ۲ ۔ دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا ابراھیم بن موسی الرازی انا عیسی عن جعفر بن میمونۃ البصری نا ابو عثمان النھدی حدثنی ابو ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرج فی المدینۃ انہ لا صلوۃ الا بقرأن ولو بفاتحۃ الکتاب فما زاد ولو بفاتحۃ الکتاب فما زاد ۱۲ ۔ ابوداؤد صفحہ ۱۱۹ سطر ۲۳ جلد اول ۔ اس حدیث میں بھی وہی حکم ہے جو حدیث اول میں گذرا ۔ بلکہ اس میں معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں قرآن مجید کا پڑھنا ضروری ہے ۔ اور پڑھنا فاتحہ کا ضرور نہیں ۔ اور موافق ہے آیات قرآنی کے ۔ فاقرؤا ما تیسر من القرآن ۔ اور نیز حکم آیۃ ثانی کا بھی ایسا ہی ہے ۔ فاقرؤا ما تیسر منہ ۔ اگر فرقہ غیر مقلدین چند احادیث غیر صحیحہ لیکر داعی فاتحہ خلف امام کی ہوتے ہیں ۔ یہ نہیں سمجھتے کہ فرمان والاشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب الایمان ۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مشکوۃ شریف میں موجود ہے ۔ عن جابر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لا ینسخ کلام اللہ وکلام اللہ ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا ۔ پس صحالتیں میں ان دو آیت ناطقہ سے جو مذکورہ بالا ہیں ۔ وجوب فاتحہ کا پایا نہیں جاتا ۔ اور نیز آیت اذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون پس اس سے صاف ممانعت قرأت فاتحہ خلف امام کی ثابت ہے ۔ جیسا کہ تفسیر عباسی میں لکھا ہے ۔ واذا قری القرآن اعنی فی الصلوۃ المکتوبات فاستمعوا لہ لقرائۃ الامام وانصتوا الی قرائتہ الخ

اور تفسیر جلالین میں مختصراً اس آیت کی شان میں لکھا ہے ۔ فی الصلوۃ مطلقاً ۔ اور نیز تفسیر حسینی میں یوں لکھا ہے ۔ در اسباب نزول آوردہ کہ جوانے انصاری در عقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میگزارد وہر چہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت میفرمود او نیز میخواند آیت آمد واذا قری القرآن وچوں خواندہ شود قرآن در نماز فاستمعوا پس بشنوید مر آنرا وانصتوا وخاموش باشید ۔ وبا امام تلاوت مکنید ۔ لعلکم ترحمون شاید کہ رحمت کردہ شوید ۔ انتہی عبارت تفسیر حسینی ۱۲ ۔ اور نیز تفسیر محمدی میں کہ اہل حدیث اسکو معتبر جانتے ہیں ۔ تفسیر سورہ فاتحہ میں پیچھے معنے سورہ فاتحہ کے مسئلہ اس طرح لکھا ہے کہ بالیقین قرائتہ فاتحہ خلف امام کے پاس سند قرآن موجود ہے ۔ اور رفاری فاتحہ کے پاس سند حدیث کی انتہی عبارت تفسیر محمدی ۱۲ ۔ پس جاننا چاہیئے کہ جب اتنا ثبوت احادیث صحیحہ سے منع فاتحہ خلف امام میں پہنچا ۔ اور دو حکم قرآن مجید جن سے وجوب فاتحہ کا ظاہر نہیں معلوم ہوتا ۔ بلکہ عموم قرآن کے پڑھنے پر دال ہیں ۔ اور ایک حکم قرآنی جسکی شان نزول عین ممانعت پر ہی فاتحہ خلف امام کی ثابت ہے ۔ ساتھ اسناد تفاسیر اسناد اربعہ اور احادیث سابقہ مذکورات کی ۔ اور نیز حدیث جابر سے بھی یہ ثابت ہے ۔ کہ حدیث سے نسخ قرآن کا نہیں ہوتا ۔ و قرآن سے نسخ حدیث کا ہوتا ہے ۔ اور نیز احادیث صحیحہ سے فاتحہ امام سے فاتحہ مقتدی کا ہو جانا ثابت ہے ۔ پس اگر مقتدی بھی پڑھے ۔ تو اسکے واسطے دو فاتحہ ایک رکعت میں ہو جاوینگی ۔ اور دو فاتحہ کا ثبوت ایک رکعت میں قرآن و حدیث سے کہیں پایا نہیں جاتا ۔ پس یہ گروہ غیر مقلدوں کا دیگر مسئلوں کیونکر حق کو چھوڑ کر مدعی وجوب فاتحہ کے پیچھے امام کے ہوتے ہیں ۔ اور عوام کالانعام کو دھوکا احادیث غیر صحیحہ کا دیکر حلوے میں زہر لپیٹ کر کھلاتے ہیں ۔ اور عوام بطمع حلوا کے زہر کھا لیتے ہیں ۔ جب باطن میں جاکر جگر کو قطع کرتی ہے ۔ پھر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ زہر تھی ۔ جاہلوں کو یہ کہتے ہیں ۔ کہ تارک عمل قرآن وحدیث کا چھوڑ کر امام کے قول کی پیروی کیوں کرتے ہو ۔ تو جاہل دھوکا کھا جاتے ہیں ۔ حالانکہ حدیث صحیحہ میں وارد ہے ۔ کہ فاتحہ امام کا فاتحہ مقتدی کا ہو جاتا ہے ۔ پھر اگر مقتدی اپنا دوسرا فاتحہ کیوں پڑھے ۔ کہ دو فاتحہ کا ہونا ایک رکعت میں ثبوت

نہیں۔ پھر اگر کہیں مدعیان جواز فاتحہ خلف امام کے پاس وہ فاتحہ ایک رکعت میں پڑھنے کا حکم کسی آیت یا حدیث سے ہو تو پیش کریں۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں جعفر بن میمونہ بصری ہے اور وہ منتغیر الحدیث اور منکر اور لیس بالقوی وغیرہ اس کے حق میں لکھا ہے جیسا کہ جعفر بن میمون البصری بیاع الانماط عن ابی العالیہ اور ابی عثمان نهدی وجماعته وعنه عبد یحیی القطان۔ قال احمد والنسائی لیس بالقوی وقال ابن معین لیس بذلك قال مرة صالح الحدیث وقال الدارقطنی یعتبر به وقال ابن عدی لم ارا احادیثه منکرة سلیمان بن حرب نا وهب نا جعفر بن میمون عن ابی عثمان عن ابی هریرةؓ ان النبی صلی اللہ علیه وسلم امره ان ینادی لا صلوٰة الا بقرائته ولو بفاتحة الکتاب فما زاد ۱۲ - میزان الاعتدال

اس حدیث کے اسناد میں جعفر بن میمونہ بصری ہے جو قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ اسکا حافظہ خراب ہے و منکر و لیس بالقوی ہے۔

حدیث ابوداؤد (۳) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

(۲۰)

حدثنا ابن بشار نا یحیی نا جعفر عن ابی عثمان عن ابی هریرةؓ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان انادی انه لا صلوٰة الا بقرائة فاتحة الکتاب فما زاد ۱۲ ابوداؤد صفحہ ۱۱۹ سطر ۲۵۔ اس حدیث میں بھی وہی حکم ہے جو دوسری حدیث ابوداؤد میں گذرا۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں بھی وہی جعفر بن میمون ہے۔ جو حدیث دوسری ابوداؤد میں گذر چکا ہے۔ کہ وہ ضعیف ہے۔ جیسا کہ میزان الاعتدال وغیرہ میں مسطور ہے۔

حدیث ابوداؤد (۴) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا القعنبی عن مالك عن العلاء بن عبد الرحمن انه سمع ابا السائب مولی هشام بن زهرة یقول سمعت ابا هریرةؓ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من صلی صلوٰة لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج فهی خداج فهی خداج غیر تمام قال قلت یا ابا هریرة انی اکون احیانا وراء الامام قال فغمز ذراعی فقال اقرأ بها یا فارسی فی نفسك فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول قال اللہ تعالی عز وجل قسمت الصلوٰة بینی وبین عبدی نصفین نصفها لی ونصفها لی

ونصفها لعبدی ولعبدی ما سأل قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اقرؤا یقول العبد الحمد للہ رب العلمین یقول اللہ عز وجل حمدنی عبدی یقول الرحمن الرحیم یقول اللہ عز وجل اثنی علی عبدی وهذه الآیة بینی وبین عبدی یقول ایاك نعبد وایاك نستعین فهذه بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل یقول العبد اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فهؤلاء لعبدی ولعبدی ما سأل ۱۲ - ابوداؤد صفحہ ۱۱۹ - سطر ۲۷ - جلد اول - اس حدیث کی اسناد میں علاء بن عبد الرحمن ہے اور وہ ضعیف و منکر و خاطی و لیس بالقوی ولیس به باس ولیس بحجة ہے۔ جیسا کہ علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب المدنی مولی حرقة صدوق مشهور یروی عن ابیه وعن انس وعنه مالك ولنا وقال احمد ثقة لم اسمع من یذکره بسوء وقال النسائی وغیره لیس به باس وقال یحیی بن معین لیس حدیثه بحجة وقال ابن عدی لیس بالقوی وروی عباس عنه یحیی وسئل عن العلاء وسهیل فلم یقوا امرهما وقال عثمان بن سعید سألت یحیی عن العلاء عن ابیه کیف حدیثهما قال لیس به باس قلت هو احب الیك او سعید المقبری قال سعید اوثق والعلاء ۱۲ میزان الاعتدال میں ملاحظہ کرو۔

(۲۱)

حدیث ابوداؤد (۵) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا قتیبة بن سعید وابن السرح قالا نا سفیان عن الزهری عن محمود بن الربیع عن عبادة بن الصامت یبلغ به النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب فصاعدا قال سفیان لمن یصلی وحده ۱۲ - ابوداؤد صفحہ ۱۲۰ - سطر ۱۱ - جلد اول۔ اس حدیث میں امر پڑھنے سورۃ فاتحہ اور ساتھ اس کے زیادہ کا ہے۔ اور یہ حکم مدعی قرأۃ فاتحہ خلف امام کی مخالف ہے باوجودیکہ راوی اس حدیث کا قائل ہے۔ کہ یہ حکم واسطے اکیلے نمازی کے ہے۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں قتیبہ بن سعید ہے۔ اور وہ مجہول ہے۔ جیسے کہ قتیبہ بن سعید

التسمیمی لا استقفی شیاخ یزو یحیی بن ابی شیبۃ لا یدری منہ ۱۲ میزان الاعتدال میں دیکھو۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں سفیان ہے۔ اور وہ مدلس و متغیر حافظہ ہے سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون الھلالی ابو محمد الکوفی ثم المکی ثقۃ حافظ فقیہ امام حجۃ الا انہ تغیر حفظہ وکان ربما یدلس لکن الثقات من رؤس الطبقۃ الثامنۃ وکان اثبت الناس فی عمرو بن دینار مات فی رجب سنۃ ثمان وتسعین ولہ احدی وتسعون وسنۃ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۱۵۱ سطر ۲۵۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں زہری ہے۔ اور وہ مدلس ہے۔ ابن شہاب الزہری ھو محمد بن مسلم ۱۲۔ تقریب التہذیب صفحہ ۷۴۴ سطر ۱۹۔ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب بن عبد اللہ بن الحارث بن زہرۃ بن کلاب القرشی الزہری تقریب التہذیب صفحہ ۳۲۷ سطر ۲۰۔ محمد بن مسلم الزہری الحافظ الحجۃ کان یدلس فی النادر ۱۲ میزان الاعتدال میں دیکھو۔

پھر مدلس و متغیر حافظہ ہے

زہری بھی مدلس ہے

حدیث ابوداؤد (۶) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

(۲۲)

حدثنا عبد اللہ بن محمد بن سلمۃ عن محمد بن اسحق عن مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت قال کنا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الفجر فقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فثقلت علیہ القرأۃ فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم ھذا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بہا ۱۲۔ ابوداؤد صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۴۔ اس حدیث کی اسناد میں محمود بن الربیع ہے۔ اور وہ کاذب ولاشئی جیسے کہ۔ محمود بن الربیع الجرجانی عن سفیان الثوری بخبر کذب لا یدری منہ میزان الاعتدال میں دیکھو۔

بن الربیع جھوٹا لاشئی ہے۔

حدیث ابوداؤد (۷) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا الربیع بن سلیمان الازدی نا عبد اللہ بن یوسف نا الھیثم بن حمید اخبرنی زید بن واقد عن مکحول عن نافع بن محمود بن الربیع الانصاری قال

نافع ابطاء عبادۃ عن الصلوۃ الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلوۃ فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادۃ وانا معہ حتی صففنا خلف ابی نعیم یجہر بالقرأۃ فجعل عبادۃ یقرأ بام القرآن فلما انصرف لعبادۃ سمعتک تقرأ بام القرآن وابو نعیم یجہر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوۃ التی یجہر فیہا القرأۃ قال فالتبست علیہ القرأۃ فلما انصرف اقبل علینا بوجہہ فقال ھل تقرؤن اذا جہرت فقال بعضنا انا نصنع ذلک قال فلا وانا اقول مالی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشئ من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن ۱۲ ابوداؤد صفحہ ۱۲۰ سطر ۱۸ جلد اول۔ اس حدیث کی اسناد میں عبد اللہ بن یوسف ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔ عبد اللہ بن یوسف التنیسی ابو محمد الکلاعی الخ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۲۲۱ سطر ۱۹ عبد اللہ بن یوسف التنیسی الثقۃ شیخ البخاری اساء ابن عدی بذکرہ فی الکامل قال محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم قد کان یحیی بن بکیر یقول فی عبد اللہ بن یوسف منی سمع من مالک ومن راہ عند مالک توھم فیہ عالا یجوز ۱۲ میزان الاعتدال میں دیکھو۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں ہیثم بن حمید ہے۔ اور وہ قدریہ مذہب اور ضعیف ہے۔ جیسا کہ الھیثم بن حمید الغانی مولاہم ابو احمد وابو الحارث صدوق رمی بالقدر من السابعۃ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۳۸۳ سطر ۱۸۔ الہیثم بن حمید الدمشقی الحافظ الغانی مولاہم عن یحیی الرمادی وداؤد بن ابی ہند وعنہ ابو توبۃ الحلبی وعلی بن حجر وابن عابد وطائفۃ قال رحیم کان اعلم الاولین والآخرین یقول مکحول وقال ابو داؤد ثقۃ قدری وقال ابو مسہر الغانی ضعیف قدری اور نیز اس حدیث کی اسناد میں نافع بن محمود ہے۔ اور وہ مستور الحال ہے جیسا کہ۔ نافع بن محمود بن الربیع یقال اسم جدہ ربیعۃ الانصاری المدنی نزیل بیت المقدس مستور من الثالثۃ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۳۷۱ سطر ۲۳۔ نافع بن محمود المقدسی عن عبادۃ فی القرأۃ خلف الامام وعنہ حرام بن حکیم لا یعرف بغیر ھذا الحدیث

(۲۳)

وہ ضعیف ہے اور دوسرا ہیثم حمید وہ قدریہ اور ضعیف ہے اور نافع بن محمود وہ مستور الحال ہے

ولا هو فی کتاب البخاری ومن ابن ابی حاتم ذکره ابن حبان فی الثقات وقال
حدیثه معلل وروی عنه مکحول ایضاً ۱۲۔ میزان الاعتدال میں دیکھو۔
اور نیز اس حدیث کی اسناد میں زید بن واقد ہے۔ اور وہ لیس بشیئ ہے جیسا کہ
میزان الاعتدال میں مسطور ہے۔

ابوداؤد حدیث (۸) در بیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا علی بن سهل الرملی نا الولید عن ابن جابر وسعید بن عبد العزیز و
عبد الله بن العلاء عن مکحول عن عبادة نحو حدیث الربیع بن سلیمان قالوا
فکان مکحول یقرأ فی المغرب والعشاء والصبح بفاتحة الکتاب فی کل رکعة سراً
فان لم یسکت اقرأ بها قبله ومعه وبعده ولا تترکها فی حال ۱۲۔ ابوداؤد صفحہ ۱۲۰
سطر ۲۶۔ اس حدیث کی اسناد میں ابن جابر ہے۔ وہ ضعیف ومنکر ولیس بہ باس
وواہی ہے۔ جیسا کہ۔ ابن جابر هو عبد الرحمن بن یزید بن جابر ۱۲ تقریب التهذیب
صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۸۔ عبد الرحمن بن یزید بن جابر ابو عتبة الازدی الدارانی
الدمشقی احد علماء الثقات لم ار احداً ذکره فی الضعفاء غیر ابی عبد الله
البخاری فانه ذکره فی الکتاب الکبیر فی الضعفاء ثم ما ذکر شیئاً یدل علی ضعفه
اصلاً بل قال سمع مکحولاً وبشر بن عبید الله والولید بن مسلم وابن شابور
وحسین الجعفی وسمی خلقاً قال صدقة بن خالد وابن شابور انا عبد الرحمن
بن یزید بن جابر عن القاسم ابی عبد الرحمن قال حدثنی عقبة بن عامر قال بینا
انا اقود برسول الله صلی الله علیه وسلم فی نقب تلک النقبات اذ قال
لی الا ترکب یا عقبة فاجللته ان ارکب مرکبه ثم شفقت ان یکون معصیة
فنزل ورکبت هنیهة ثم نزلت فرکب فقدت به فقال الا علمک من خیر
سورتین قرأ بهما الناس فاقرأنی قل اعوذ برب الناس وقل اعوذ برب الفلق
قال فلما اقیمت صلوة الصبح قرأ بهما رسول الله صلی الله علیه وسلم
ثم مر بی فقال کیف رأیت یا عقبة اقرأ بهما کلما قمت ونمت الولید بن مسلم

[Margin notes: (۲۴) — وہ ضعیف واہی ہے]

قال ابن جابر کنت اردف خلف ابی ایام الولید بن عبد الملک فقدم علینا سلیمان
بن یسار فدعاه ابی الی الحمام وصنع له طعاماً قال ابن معین بن جابر سنة
اربع وخمسین ومائتة قال الفلاس عبد الرحمن بن جابر ضعیف الحدیث
عن مکحول احادیث مناکیر عند اهل الکوفة قال الخطیب روی احادیث
عبد الرحمن بن یزید بن جابر وهموا فی ذالک فالحمل علیهم ولم یکن ابن
تمیم ثقة ۔ ۱۲۔ میزان الاعتدال میں دیکھو۔ ۔ ۔ ۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں
سعید بن عبد العزیز ہے اور وہ متغیر حافظہ اور مختلط قبل موت اپنی کے ہے جیسا کہ
سعید بن عبد العزیز التنوخی الدمشقی ثقة امام سواه احمد بالاوزاعی وقدمه
ابو مسهر لکنه اختلط فی آخر عمره من السابعة مات سنة سبع وستین و
قیل بعدها وله بضع وسبعون ۱۲ تقریب التهذیب صفحہ ۱۲۷ سطر ۶۔ سعید بن
عبد العزیز التنوخی الدمشقی مفتی دمشق احد الائمة ثقة ولیس هو
فی الزهری بذاک اشار حمزة الکتانی الی انه تغیر باخره قال ابو مسهر
کان قد اختلط قبل موته الخ ۱۲۔ میزان الاعتدال۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد
میں عبد اللہ بن العلاء ہے اور وہ ضعیف ہے جیسا کہ۔ عبد الله بن العلاء ابن زبیر
الدمشقی صدوق ما علمت به باساً وقال ابن حزم ضعفه یحیی وغیره
قلت قد احتج به الجماعة سوی ۱۲۔ میزان الاعتدال میں دیکھو۔

روایت حدیث موطا امام مالکؒ در بیان قرأت فاتحہ خلف امام

مالک عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب انه سمع ابا السائب مولی هشام بن زهرة
یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صلی صلوة لم یقرأ فیها بام
القرآن فهی خداج هی خداج هی خداج غیر تمام ۱۲ موطا امام مالکؒ ترجمہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ہر کہ بگذارد نمازی کہ نخواندہ است در وی ام القرآن یعنی
سورہ فاتحہ را پس آن نماز ناقص است۔ آن نماز ناقص است۔ آن نماز ناقص است
غیر تمام است از صلوۃ درین حدیث رکعت ارادہ کردہ شدہ است ۱۲ موطا امام مالکؒ معہ

[Margin notes: وہ متغیر حافظہ ہے۔ نیز یہ بھی ضعیف ہے — (۲۵)]

شرح او مصفی صفحہ ۱۰۵ سطر ۱۵۔ اس حدیث میں بیان فاتحہ نماز میں پڑھنے کی تاکید ہے اور نہ کہ پیچھے امام کے۔ اور نیز اس حدیث کے اسناد میں علا بن عبد الرحمن بن یعقوب ہے اور وہ لیس بہ باس بحجۃ ولیس بالقوی وضعیف وخاطی ومنکر ہے جیسا کہ۔ العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب المدنی مولی الحرقۃ صدوق مشھور یروی عن ابیہ وعن انس وعنہ مالک والناس قال احمد ثقۃ لم اسمع من یذکرہ بسوء و قال النسائی وغیرہ لیس بہ باس وقال یحیی بن معین لیس حدیثہ بحجۃ۔ و قال ابن عدی لیس بالقوی۔ وروی عباس عنہ یحیی وسئل وعن العلاء و سھیل فلم یقوا امرھما وقال عثمان بن سعید سالت یحیی عن العلاء وعن ابیہ کیف حدیثھما قال لیس بہ باس قلت ھو احب الیک او سعید المقبری قال سعید اوثق والعلاء ضعیف الخ ۱۲ میزان الاعتدال میں دیکھو۔

ضعیف اور خاطی و منکر ہے

رواۃ احادیث ابن ماجہ حدیث اوّل۔ در بیان قرائۃ فاتحہ خلف امام

(۲۶)

حدثنا ھشام بن عمار وسھل و اسحق بن اسمعیل قالوا ثنا سفیان بن عیینہ عن الزھری عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ لمن لم یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب ۱۲۔ ابن ماجہ صفحہ ۱۲۷ سطر ۱۰۔ اس حدیث کی اسناد میں ہشام بن عمار ہے۔ اور وہ باطل اور لا باس اور لیس بثقۃ وغیرہ ہے جیسا کہ ھشام بن عمار بن نصیر بنون مصغر السلمی الدمشقی الخطیب صدوق مقری کبر فصار یتلقن فحدیثہ القدیم اصح من کبار العاشرۃ وقد سمع من معروف الخیاط لکن معروف لیس بثقۃ مات خمس واربعین علی الاصح ولہ اثنان و تسعون سنۃ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۳۸۱ سطر ۳۔ ھشام بن عمار السلمی الامام ابو الولید خطیب دمشق ومقریھا ومحدثھا وعالمھا صدوق مکثر لہ ما ینکر وقال ابو حاتم صدوق وقد تغیر فکان کلما لقنہ فاظن ھذا مما لقن روی عن مروان ابن معاویۃ عن ابن ابی خالد عن قیس عن جریر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تزود فی الدنیا ینفعہ فی الآخرۃ قال

باطل اور ضعیف ہے

ابو حاتم ھذا باطل فانما یروی من قول قیس وقال ابو داود حدیث بالجملۃ حدیث الاصل لھا وقال یحیی بن معین ثقۃ وقال ایضا کیس کیس و قال النسائی لا باس بہ الخ میزان الاعتدال میں دیکھو۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں اسحق بن اسمعیل ہے۔ اور وہ خاطی ہے جیسا کہ۔ اسحق بن اسمعیل الرملی الذی باصبھان عن آدم بن ابی ایاس وغیرہ قال ابو نعیم الحافظ حدث من لفظہ فاخطا فی احادیث وقال النسائی صالح ۱۲۔ میزان الاعتدال میں دیکھو۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں سفیان بن عیینہ ہے اور وہ مدلس اور متغیر حافظہ ہے۔ جیسا کہ پانچویں حدیث ابو داؤد میں گذر چکا۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں زہری ہے اور وہ مدلس ہے جیسا کہ ابو داؤد کی پانچویں حدیث میں بیان اسکا گذر چکا۔

اسمعیل بن اسحق وہ خاطی ہے
سفیان بن عیینہ وہ مدلس ہے

ابن ماجہ حدیث (۲)

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ ثنا اسمعیل بن علیۃ عن ابن جریج عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب ان ابا السائب اخبرہ بہ سمع ابا ھریرۃ رض یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج غیر تمام فقلت یا ابا ھریرۃ رض فانی اکون احیانا وراء الامام فغمز ذراعی وقال یا فارسی اقرأ بھا فی نفسک ابن ماجہ صفحہ ۱۲۷ سطر ۱۱۔ اس حدیث کی اسناد میں ابن جریج ہے اور وہ وضاع ومرسل ومدلس و ۹۰ نکاح متعہ کے کئے ہیں۔ اسنے جیسا کہ۔ ابن جریج الفقیہ وھو عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ۱۲۔ تقریب التہذیب صفحہ ۴۴۴ سطر ۳۱۔ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج الاموی مولاھم المکی ثقۃ فقیہ فاضل کان یدلس ویرسل ۱۲ تقریب التہذیب ۲۴۶ سطر ۲۔ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ابو خالد المکی احد الاعلام الثقات یدلس وھو فی نفسہ مجمع علی ثقۃ مع کونہ قد تزوج نحوا من تسعین امرأۃ نکاح المتعۃ کان یری الرخصۃ فی ذالک وکان فقیہ اھل مکۃ فی زمانہ قال عبد اللہ بن احمد حنبل قال ابی بعض ھذہ الاحادیث التی کان یرسلھا ابن جریج احادیث موضوعۃ کان ابن جریج لا یبالی من این یاخذھا

ابن جریج مدلس اور شیعہ جو کہ متعہ کا قائل

(۲۷)

یعنی قولہ اخبرت وحدثت عن فلاں ۱۲ میزان الاعتدال میں دیکھو۔ - اور نیز اس حدیث کی اسناد میں علاء بن عبدالرحمٰن ہے اور وہ ضعیف اور لیس بہ لیس بحجۃ ولیس بالقوی وخاطی ومنکر ہے۔ جیسا کہ حدیث موطاء امام مالک میں گذر چکا ہے۔

علاء بن عبدالرحمٰن اور خاطی اور منکر ہے

ابن ماجہ حدیث (۳۳) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا کریب ثنا محمد بن فضیل ح وحدثنا سوید بن سعید ثنا علی بن مسہر جمیعا عن سفیان السعدی عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ فی کل رکعۃ الحمد وسورۃ فی فریضۃ او غیرھا ۱۲۔ ابن ماجہ صفحہ ۱۲۷۔ سطر ۶۔ اس حدیث میں ہر رکعت میں پڑھنا الحمد اور سورہ کا حکم فرمایا ہے سو قاریوں فاتحہ پس امام کی مخالف ہے۔ اس کا جواب ان کو دینا مناسب ہے۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں محمد بن فضیل ہے اور وہ شیعہ مذہب ولا یحتج بہ ولا باس بہ ہے جیسا کہ۔ محمد بن فضیل بن غزوان بفتح المعجمۃ وسکون الزاء الضبی مولاھم ابو عبدالرحمٰن الکوفی صدوق عارف رمی بالتشیع منہ التاسعۃ مات سنۃ خمسین وتسعین ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۳۳۵۔ سطر ۸۔ محمد بن فضیل بن غزوان کوفی صدوق مشہور یکنی ابا عبدالرحمٰن الضبی مولاھم روی عنہ ابیہ وحصین وبیان بن بشر وعاصم الاحول وعنہ احمد وابن راھویہ وخلق وکان صاحب حدیث ومعرفتہ وقرأ القرآن علی حمزۃ وثقہ ابن معین وقال احمد حسن الحدیث شیعی وقال ابوداؤد کان شیعیا محترقا۔ وقال ابن سعد بعضھم لا یحتج بہ توفی سنۃ خمس وتسعین ومائۃ ولہ تصانیف وقال النسائی لا بأس بہ ۱۲ میزان الاعتدال میں دیکھو۔ . . . . . . اور نیز اس حدیث کی اسناد میں سوید بن سعید ہے۔ اور وہ افحش وکاذب ہے جیسا کہ سوید بن سعید بن سھل الہروی الاصل ثم الحدثانی بفتح المھملۃ والمثلثۃ ویقال لہ الانباری بنون ثم موحدۃ ابو محمد صدوق فی نفسہ الا انہ عمی فصار یلتقن مالیس من حدیثہ وافحش فیہ ابن معین القول من قدماء العاشرۃ مات سنۃ اربعین واربعمائۃ سنۃ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۱۶۳ سطر ۴۔

محمد بن فضیل شیعہ ہے قابل تسلیم نہیں۔

(۲۸)

سوید بن سعید کاذب ہے

اور نیز اس حدیث کی اسناد میں ابو سفیان السعدی ہے اور وہ ضعیف ولیس بشئی ومتروک لیس بالقوی عندہم ہے۔ جیسا کہ ابو سفیان السعدی وھو طریف بن شہاب ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۲۲۴۔ سطر ۳۔ طریف بن شہاب او ابن سعد السعدی البصری الاشل بمعجمۃ ویقال لہ الاعسم بمہملتین ضعیف من السادسۃ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۱۸۱ سطر ۱۴۔ طریف بن شہاب السعدی البصری الاشل ابو سفیان ضعفہ ابن معین وقال احمد لیس بشئی وقال خ لیس بالقوی عندھم وقال متروک ویقال ابن سفیان ویقال ابن طریف بن سعد کذا سماہ ابو معویۃ ۱۲ میزان الاعتدال میں دیکھو۔ . . ۱۰۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں ابو نضرہ ہے اور وہ ضعیف اور خاطی ولا یحتج بہ ولیس بالقوی ہے۔ جیسا کہ ابو النضرۃ العبدی ھو المنذر بن مالک بن قطعۃ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۴۴۰ سطر ۸ المنذر بن مالک بن قطعۃ بضم القاف وفتح المہملۃ العبدی العوقی بفتح المہملۃ والواو ثم القاف البصری ابو نضرۃ بنون ومعجمۃ ساکنۃ مشہور بکنیتہ ثقۃ الخ ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۳۶۴۔ سطر ۲ المنذر بن مالک ابو نضرۃ العبدی البصری من ثقات التابعین وثقہ یحیی بن معین وجماعۃ وقال ابن سعد ثقۃ ولیس کل احد یحتج بہ واوردہ العقیلی فی الضعفاء وما ذکر شیئا یدل علی لینہ وکذا ذکرہ صاحب الکامل ولم یذکر شیئا اکثر من انہ عربی فی القومہ ولکن ما احتج بہ البخاری توفی سنۃ ثمان ومائۃ وقد روی عن علی وابی موسی شیئا یسیرا وروی عن عمران بن حصین وابی ھریرۃ واکثر عن ابی سعید وعنہ الجریری وسعید بن ابی عروبۃ والقاسم الحدانی وجماعۃ وھو بکنیۃ اشھر وقال ابن حبان فی الثقات کان ممن یخطی ۱۲ میزان الاعتدال

ابو سفیان السعدی یہ ضعیف اور منکر ہے

ابو نضرہ خاطی ہے

(۲۹)

ابن ماجہ حدیث (۳۴) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا الفضل بن یعقوب الجرزی ثنا عبدالاعلی عن محمد بن اسحٰق عن یحیی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل صلوٰۃ لا یقرأ فیھا بام الکتاب فھی خداج ۱۲ ابن ماجہ صفحہ ۱۲۷ سطر ۲۰۔

اس حدیث کی اسنادمیں عبدالاعلیٰ ہے۔ اور وہ قدریہ مذہب و ضعیف ہے۔ عبد الاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ الشامی البصری صدوق صاحب حدیث ومعرفتہ روی عن حمید والجریری وعنہ بندار والفلاس وخلقہ وثقہ ویحیی بن معین وقال محمد بن سعد لم یکن بالقوی مات سنۃ تسع وثمانین ومائتہ وقال احمد کان یری القدر وقال بندار واللہ ماکان یدری ای رجلیہ اطول میزان الاعتدال

عبدالاعلیٰ ضعیف قدریہ مذہب کا ہے

ابن ماجہ حدیث (۵) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا الولید بن سکین ثنا یوسف بن یعقوب السلعی ثنا حسین المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل صلوۃ لا یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب فھی خداج فھی خداج ۱۲- ابن ماجہ صـ۱۲۸ سطر۲- اس حدیث کی اسنادمیں حسین معلم ہے۔ اور وہ واہم وضعیف اور مضطرب ہے، جیساکہ حسین بن ذکوان المعلم المکتب العوذی بفتح المھملۃ وسکون الواو لبعدھا معجمۃ البصری ثقۃ ربما وھم من السادستہ مات سنۃ خمسین واربعین ۱۲- تقریب التہذیب صفحہ ۹۲- سطر۱۶- الحسین ابوذکوان المعلم احد الثقات والعلما ضعفہ العقیلی بلا حجۃ وروی عن ابن بریدۃ وعطاء وطائفۃ وعنہ ابن المبارک وشعبۃ ویحیی القطان وخلق وثقہ ابن معین وابوحاتم وقال یحیی القطان فیھا اضطراب وذکرلہ العقیلی حدیثاً واحداً غیر یرسلہ فکان ماذا فمن الذی ما غلط فی احادیث اشعبۃ امام مالک ۱۲ میزان الاعتدال

(۳۰)

اور نیز اس حدیث کی اسنادمیں عمرو بن شعیب ہے۔ اور وہ ضعیف ومنکر ومتردد ومرسل ہے جیساکہ میزان الاعتدال میں . . . . . . بیان عمرو بن شعیب کا شروع ہوا . . . . اور نیز اسی بیان میں اس کے باپ اور دادا کا بھی ضعف بیان کیا گیا ہے۔ جو عمرو بن شعیب اپنے باپ و دادا سے روایت کرتا ہے۔

عمرو بن شعیب ضعیف و منکر ہے

ابن ماجہ حدیث (۶) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا علی بن محمد ثنا اسحق بن سلیمان ثنا معویۃ بن یحیی عن یونس بن میسرۃ عن ابی ادریس الخولانی عن ابی الدرداء قال سألہ رجل قال فقال اقرأ والامام یقرأ قال سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی کل صلوۃ قرأت فقال رسول اللہ صلعم نعم فقال رجل من القوم وجب ھذا ۱۲- ابن ماجہ صفحہ ۱۲۸ سطر۵ اس حدیث میں سوال قرأتہ کا ہے نہ فاتحہ کی تعیین امام ساتھ مقتدی کا سوال یہ ہے۔ اور نیز اس حدیث کی اسنادمیں معویہ بن یحیی ہے۔ اور وہ واہم وضعیف وغیرہ ہے جیساکہ تقریب التہذیب صـ۳۵۸ میں مذکور ہے۔ معویۃ الصدفی ابو روح الدمشقی سکن الری ضعیف وما حدث بالشام احسن مما حدث بالری من السابعۃ تقریب التہذیب صفحہ ۳۵۸ - سطر۱۸-

معویہ بن یحییٰ واہمی و ضعیف

(۳۱)

ابن ماجہ حدیث (۷) دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

حدثنا محمد بن یحیی ثنا سعید بن عامر ثنا شعبۃ عن یزید بن الفقیر عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نقرأ فی الظھر والعصر خلف الامام فی رکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب ۱۲- ابن ماجہ صـ۱۲۸ - سطر۸- اس حدیث میں اگر دعویٰ وجوب فاتحہ خلف امام کا کریں۔ تو فاتحہ وسورہ ہر دو سمجھا جاویگا۔

اور نیز اس حدیث کی اسنادمیں سعید بن عامر ہے اور وہ واہم ولا یعرف ولیس بہ بأس ہے۔ جیساکہ۔ سعید بن عامر عن ابن عمر ما روی عنہ سوی لیث بن ابی سلیم قال ابو حاتم لا یعرف وقال الدارمی عن ابی معین لیس بہ باس ۱۲ میزان الاعتدال ۔ سعید بن عامر الضبعی بضم المعجمۃ وفتح الموحدۃ ابو محمد البصری ثقۃ صالح وقال ابوحاتم ربما وھم من التاسعۃ مات سنۃ ثمان ومائتین ولہ سنۃ وثمانون ۱۲ تقریب التہذیب صـ۱۴۶ سطر۸- اور نیز اس حدیث کی اسنادمیں شعبہ ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔ جیساکہ میزان الاعتدال میں مذکور ہے۔

سعید بن عامر واہمی اور لا یعرف

بیان رواۃ احادیث النسائی دربیان قرأت فاتحہ خلف امام

اخبرنا احمد بن منصور عن سفیان عن الزہری عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ۱۲ سنن النسائی صفحہ ۸۰ جلد اوّل۔ اس حدیث کی اسناد میں سفیان ہے۔ اور وہ متغیر حافظہ و خاطی و مدلس وغیرہ ہے۔ جیساکہ بیان اس کا مسلم کی چہارم حدیث میں ہوچکا ہے۔ اور نیز اس حدیث کی اسناد میں زہری ہے اور وہ مدلس ہے جیساکہ ابن شہاب الزہری ھو محمد بن مسلم ۱۲ تقریب التہذیب صفحہ ۴۷۷ سطر ۱۹

محمد بن مسلم الزہری الحافظ الحجۃ کان یدلس فی النادر ۱۲ میزان الاعتدال

اور نیز اس حدیث کی اسناد میں محمود بن الربیع ہے اور وہ کاذب و لاشئ و مجہول ہے حدیث نسائی ۲۷ جسمیں لفظ فصاعدا وارد ہے اسمیں بھی امام زہری ہے۔ جو کہ مدلس ہے اور دوسرا ان زیادتی بھی ثابت ہوئی حدیث نسائی نمبر ۳۸ جسمیں بقرأت ام القرآن موجود ہے اس حدیث میں نافع بن محمود بن ربیع ہے جو کہ مستور الحال ہے دیکھو تقریب التہذیب ص۳۵۷ اور دوسرا زید بن واقد ہے وہ ضعیف و لیس بشئ ہے میزان الاعتدال کو دیکھو اور تیسرا مقبول ہے۔

پس جبکہ تمام حدیثوں میں جرح و قدح موجود ہے اور شیعہ و قدریہ اسناد میں موجود ہیں تو پھر انکی حدیثیں کسطرح مقبول ہوسکتی ہیں۔ قرآن مجید کو دیکھو ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا

فیصلہ دربارہ عدم جواز فاتحہ خلف الامام

خادم شریعت ابوالمنظور محمد نظام الدین ملتانی عفی عنہ برادران اہلسنت کو واضح کرتا ہے کہ فاتحہ خلف الامام ہمارے مذہب حقہ احناف میں ہرگز درست نہیں چنانچہ دلایل قاطع ذیل میں بطور اختصار درج کیے جاتے ہیں۔ اگر کسی وہابی نجدی یا بعض وہابی دیوبندی مثل جان محمد بن غلام محمد نمبردار مدھیوری وغیرہ کو طاقت ہے تو رسالہ ہذا کا جواب بامداد نجدیوں کے تحریر کرے۔ اور اس رسالہ کو جواب اپنے رسالہ اظہار اسرار الحنفیہ کا تصور کریں جو کہ نجدیوں کے خوش کرنے کیلئے بجواب رسالہ اثبات المذہب الحنفیہ تالیف مولانا مولوی محمد سلیمان بن فتح الدین صاحب کے شایع کیا ہے اور باقی اعتراضات کا جواب سلطان الفقہ و انکے مرشد اشرف علی تھانوی کی کتاب جامع الآثار کو مطالعہ کریں اور ان دلایل کو بھی غور سے پڑھیں عن ابی موسی الاشعری و عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اذا قرأ فانصتوا رواہ مسلم ص۱۷۴ و عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلی خلف الامام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ رواہ محمد فی المؤطا عن ابی حنیفۃ و صحح سندہ فی الفتح ص۱۲۶ قال النبی ھو حدیث صحیح اما ابوحنیفۃ فابو حنیفۃ و موسی بن ابی عائشۃ الکوفی من الثقات الاثبات من رجال الصحیحین و عبد اللہ بن شداد من کبار التابعین و ثقاتھم الخ پس ان دلایل قاطع سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دلایل پیش کردہ اکثر علی شرط الشیخین ہونے کے بہت صحیح ہیں۔